ماہنامہ لاہور
نعت
فانوسِ نعت

شاعرِ نعت کا ۲۱ واں اُردو مجموعۂ نعت

فانوسِ نعت

راجا رشید محمود

محققِ عصر، نباضِ ملت

حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ

کے ایثار و اخلاص کے نام

فہرست

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نازک طبیعت اپنی بہت ہے سُکوں پسند
کرتا ہوں شہرِ سرور و سرکار (ﷺ) یُوں پسند

اسلام یہ ہے‘ حق ہے یہی‘ زندگی یہی
آقا (ﷺ) کو جو پسند‘ وہی میں کروں پسند

کہتے ہیں مجھ کو لوگ جو دیوانۂ دُرُود
دیوانگی مجھے ہے فزوں سے فزوں پسند

گفتار ہو تو ساتھ ہی کردار بھی تو ہو
آقا (ﷺ) کو اُمّتی کا ہے جذبِ درُوں پسند

کھاتے ہیں اُن کے ہوں کہ گنہگار ہوں بہت
ہیں اس حوالے سے تو پیمبر (ﷺ) کو ہُوں پسند

میں نعت گہ کے‘ سوچتا رہتا ہوں روز و شب
ہیں شاعروں کو دُنیوی محبوب کیوں پسند

تم مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کرو‘ دُنیا کے بندوں کو
فرزانگی سے رغبتیں ہوں یا جنوں پسند

محمودؔ تم چلے تو ہو شہرِ حضور (ﷺ) کو
اپنے سرِ عزیز کو رکھنا نگوں پسند

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت جو میں نے کہی پچھلے پہر پہلے پہل
پائی اُس دن سب سے روشن تر سحر پہلے پہل

گنبدِ اخضر سے ہو کر بہرہ ور پہلے پہل
آنکھیں بے شُبہ ہوئیں شاداب تر پہلے پہل

آیا قدموں میں شبِ اسرا تو روشن تر ہُوا
وہ جو بچپن میں کھلونا تھا قمر پہلے پہل

چل کے دیکھو تو کہاں مشکل ہے، لگتی ہے مگر
راہِ تقلیدِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دُشوار تر پہلے پہل

وردِ "صَلّی اللہ" میرا روز مرّہ ہو گیا
یوں جہاں بھر میں ہوئے لب معتبر پہلے پہل

کر لیا لطفِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے تمتّع ہر طرح
کُھل گئی جب گفتگو پہ چشمِ تر پہلے پہل

پاؤں، ناممکن تھا، ٹک جاتے زمیں پر اُس گھڑی
جب صبا نے دی بلاوے کی خبر پہلے پہل

پوچھتے کیا ہو کہ کن کیفیتوں کا ساتھ تھا
جب کیا محمود طیبہ کا سفر پہلے پہل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیٹھا ہُوا ہُوں مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مچان پر
دل دشمنِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے میرے نشان پر

تخئیل و فکر کو ملے شایان شان "پَر"
رُخ اس کا سُوئے شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے اُڑان پر

حیران ہوں گے قدسی تری آن بان پر
چڑھ جائے گا دُرود جو تیری زبان پر

نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں عاجزی پائی اُٹھان پر
نے فخر علم پر ہے، نہ غرّہ بیان پر

دل میں ہے نعت ویسے ہی، جیسے زبان پر
جُوں تک غزل کی ریختی پائی نہ کان پر

تشویشِ قُربِ خالقِ عالم میں ایک شب
پہنچے رسولِ ہر دوجہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لامکان پر

قیومؒ و علم الدینؒ و مُریدؒ و رشیدؒ سب
عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کھیل گئے اپنی جان پر

سب کی زباں پہ صبح و مسا ہے درودِ پاک
یہ ہے کرم خدا کا مرے خاندان پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں نُور کم تھا، روشنی کم تھی، جِلا کم تھی
وہ نورِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک نہ آئے تھے، ضیا کم تھی

یقیں امداد کا تھا، اِس لیے آہ و بُکا کم تھی
درِ سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ یوں میری صدا کم تھی

نہ جب تک سرورِ ہر دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے تھے
غلاموں پر تھا استبداد کیا کم، یا جفا کم تھی؟

مدد اس کی ہوئی آخر کو خالق کی عبادت سے
مدیحِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اعمال میں جس کے ذرا کم تھی

میں کیوں مُنہ موڑتا مدّاحِ سرکارِ والا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غیر کی تعریف میں خواری بھی کیا کم تھی

تھی مکّہ میں بلند آہنگ، پر طیبہ میں جب پہنچا
سُنائی خود مجھے دیتی نہ تھی، اتنی صدا کم تھی

زیادہ تھا شفاعت کا اثر، اور ہو گئی بخشش
اگرچہ دینِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے میری وفا کم تھی

الگ سے بھی ہُوا محمودؔ اب مَیں حامدِ خالق
مگر پہلے بھی کیا نعتوں میں کچھ حمد و ثنا کم تھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دُنیوی چراغ تھے، ہم نے بجھا دیے
جلتے رہیں گے اُنسِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سدا دیے

سب سرکشیدہ آگے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھکا دیے
محبوب کے خدا نے وہ رُتبے بڑھا دیے

تنہائی میں جو میں نے درودِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھا
اس وِرد نے فرشتوں کے دل گُدگُدا دیے

دیکھا جو میں نے قُبّہ و مینارِ نور کو
منظر نے دل پہ اُنس کے نقشے جما دیے

............ق............

دیں پاٹ دوریوں کی خلیجیں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
مدت سے بچھڑے قلب انھوں نے ملا دیے

دشمن جو تھے، وہ پیار کے سانچے میں ڈھل گئے
ایسے قرینے عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سکھا دیے

....

داروغۂ بہشت نے بھی دیکھا پیار سے
میں نے بھی اُس کو نعت کے نغمے سنا دیے

دل میں تڑپ رہی تھی مدد کے لیے دُعا
دریا انھوں نے لطف و کرم کے بہا دیے

میں بھی صحابہؓ کی طرح سے چپ کھڑا رہا
آقا (ﷺ) کے در سے مجھ کو ملا بے صدا دیے

سرکار (ﷺ) کو بھی قربتِ خالق عزیز تھی
معراج میں خدا نے بھی پردے اُٹھا دیے

محشر میں معنیٰ "طَالِعُ رَبِّی" کا عیاں ہُوا
پکڑے ہوئے تھے جتنے، نبی (ﷺ) نے چھُڑا دیے

مجذوب تابعی تھے اُویسؓ، اور آپ نے
عشقِ رسولِ پاک (ﷺ) کے ڈنکے بجا دیے

محمودؔ کو ہے یادِ مدیحِ حضورِ پاک (ﷺ)
اس نے تعلقاتِ جہاں سب بھُلا دیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُنسِ نبی (ﷺ) کے رکھتی ہے آداب آرزو
کھولے گی قصرِ خُلد کے اَبواب آرزو

جب سے پڑی ہے گنبدِ سرکار (ﷺ) پر نظر
اُس دن سے ہو گئی مری شاداب آرزو

مجھ سا گناہ گار اور دربارِ مصطفیٰ (ﷺ)
قُلزُم تھی لیکن ہو گئی پایاب آرزو

تعبیر یاب دونوں مدینے میں ہو گئیں
خواہش مرا خیال تھی اور خواب آرزو

لے کر چلی حضور (ﷺ) کے دربار میں مجھے
کھولے ہوئے بہشت کا ہر باب آرزو

آقا حضور (ﷺ) نے مجھے توفیق بخش دی
مدّت سے تھی "مناقبِ اصحابؓ" آرزو

مجھ سے سُنیں نُعُوتِ حبیبِ خدائے پاک (ﷺ)
رکھتے ہیں دل میں سب مرے احباب آرزو

محمودؔ اس میں نغمے ہیں حُبِّ رسول (ﷺ) کے
میری دُعا ستار ہے، مضراب آرزو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے ہونٹوں پہ باتیں کیوں نہ ہوں آقا (ﷺ) کے پیاروں کی
عقیدت دل میں پانچوں کی ہے' الفت دل میں چاروں کی

مدد کرتے ہیں آقا (ﷺ) پل میں لاکھوں کی' ہزاروں کی
کبھی طاعت گزاروں اور سب عصیاں شعاروں کی

مری نظریں ہیں یوں محوِ طوافِ گنبدِ خضرا
اُسے تلخیص کہتا ہوں جہاں بھر کی بہاروں کی

نبی (ﷺ) محشر میں ہوں گے جلوہ گر تختِ شفاعت پر
وہاں شنوائی ہو گی درگزر کے خواستگاروں کی

گدائی کوئے آقا (ﷺ) کی شہنشاہی سے بہتر ہے
مدینے میں تو حیثیت نہیں کچھ تاجداروں کی

قمر انگشتِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) سے ہوا روشن
بڑھی آقا (ﷺ) کے قدموں سے چمک سارے ستاروں کی

صحابہؓ سے چلی' پہنچی ہے علم الدینؒ و عامرؒ تک
بڑھی عزت خدا کے ہاں نبی (ﷺ) کے جاں نثاروں کی

یہ ہے خوش قسمتی محمودؔ میری - شہرِ سرور (ﷺ) میں
پذیرائی ہے میرے ماہنامے کے شماروں کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ سرکار (ﷺ) نے نظر کر لی
چوٹی عظمت کی اس نے سَر کر لی

انتظار ایک شب خدا نے کیا
شخصیت ایک منتظر کر لی

یادِ آقا (ﷺ) میں - میں نے آنکھوں کی
شبنمیت جو تھی' گہُر کر لی

غیرِ سرور (ﷺ) کے ذکر سے تم نے
بات کیوں اپنی بے اثر کر لی

تک گئی عتبۂ نبی (ﷺ) پہ نظر
بات یوں دل کی مختصر کر لی

ذکرِ نورِ رسولِ خیر (ﷺ) کیا
نیم شب کی وہیں سحر کر لی

کیوں نہ عامرؒ کو ''زندہ باد'' کہوں
زندگی اصل جس نے مَر کر لی

ہم نے وردِ درود سے محمودؔ
ہستی فانی معتبر کر لی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا جہان سے جو نیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہم کو تو کیا، خدا کو بھی پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

یہ معنویتیں ہیں ''محمد (ﷺ)'' کے نام کی
دنیا سمجھ لے نعتِ دل آرا ہے ان (ﷺ) کا نام

سچ ہے کہ جدِّ آقا و مولا (ﷺ) کے قلب پر
عرشِ بریں سے رب نے اتارا ہے ان (ﷺ) کا نام

ہم کیوں نہ وردِ نامِ نبی (ﷺ) کا کیا کریں
امداد گر ہمارا تمہارا ہے ان (ﷺ) کا نام

راہِ حرم میں، راہِ خلوص و نیاز میں
''سب پاشکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام''

سب سرخمیدگاں کو اٹھایا حضور (ﷺ) نے
''سب پاشکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام''

سیارگانِ چرخ کی حرکت کا ہے سبب
باشندگانِ دہر کا یارا ہے ان کا نام

جوئیندگانِ راہِ حقیقت کا خضرِ راہ
بے چارگانِ حال کا چارہ ہے ان کا نام

غلطیدگانِ بحرِ معاصی کے واسطے
غفرانِ معصیت کا کنارہ ہے ان کا نام

اس کی مدد کو پہنچی ہے محبوبِ رب (ﷺ) کی ذات
مشکل میں جس کسی نے پکارا ہے ان کا نام

تم ٹھیک راستے پہ ہو، اس پہ چلے چلو
مدحت سراؤں کو یہ اشارہ ہے ان کا نام

اصحابؓ و اولیاؒ کے مناقب ہیں اس کی شاخ
گویا عقیدتوں کا ادارہ ہے ان کا نام

............ق............

اس کی سُور میں آیا ہے یہ چار مرتبہ
قرآں نے ذکر کر کے نکھارا ہے ان کا نام

لیکن جہاں پہ بات ہوئی اُن سے بات کی
کب خالقِ جہاں نے پکارا ہے ان کا نام

محمود وردِ اسمِ محمد (ﷺ) کیا کرو
شایانِ شان اک سخن پارہ ہے اُن کا نام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ) کے غلام کا ہے سب جہاں غلام
لاریب اس کے ہاتھ میں ہے وقت کی زمام

ایسا عطا کیا ہے خدا نے انھیں دوام
آقا حضور (ﷺ) پہ ہے نُبُوّت کا اختتام

شہرِ نبی (ﷺ) میں زندگی جس کی ہوئی تمام
اُس خوش نصیب کا ہے بہشتِ بریں مقام

کرتا ہے جو اطاعتِ سرکارِ کائنات (ﷺ)
جائے گا سُوئے خلد وہ با تُزک و احتشام

کیا پوچھتے ہو عزّ و وقارِ نبی (ﷺ) کی بات
کرتا ہوں اُن کے خادمانِ در کا احترام

کھُلتے ہیں میرے ہونٹ برائے درود روز
ماتھے کو ہاتھ اٹھتے ہیں میرے پئے سلام

معراج بھی ہے، قُربتیں بھی، اختیار بھی
وہ فرش پر بھی تھے مگر تھا عرش پہ خرام

پھر دَور دَورہ ہر طرف خوشحالیوں کا ہو
لاؤ تو اپنے مُلک میں سرکار (ﷺ) کا نظام

اعلانِ عفوِ عام تھا کُفّار کے لیے
جائز تھا، آپ لیتے اگر ان سے انتقام

حرفِ خدا جو اس کے لیے ہے "زَنِیم" ہے
ہے شاتمِ حبیبِ خدا (ﷺ) نُطفہء حرام

محمود چاہتے ہو جو رب کی توجّہات
پڑھتے رہو درود پیمبر (ﷺ) پہ صبح و شام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے عمل میں حبیبِ غفور (ﷺ) کی صورت
یہ دین کو ہے سمجھنے کی منطقی صورت
پکاروں گا سرِ محشر حبیبِ خالق (ﷺ) کو
نہ مغفرت کی نظر آئی جس گھڑی صورت
ضروری ہے کہ پیمبر (ﷺ) کا نام لیوا ہو
ہو کوئی معصیت پیشہ کہ مُتقی صورت
حضور (ﷺ) کرتے سرِ لامکاں قدم رنجہ
تھی رُوبرُوئی کی تو صرف اک یہی صورت
اثر ہے کچھ نہ کچھ جس پر نبی (ﷺ) کی سیرت کا
ہمیں لگی تو لگی ہے وہی بھلی صورت
عمل میں جس کے نہ طاعت ہو سرورِ دیں (ﷺ) کی
میں ایسے شخص کی دیکھوں تو کیوں بُری صورت
محبِ نبی (ﷺ) کا نہیں ہے تو گویا شیطاں ہے
اگرچہ بندہ بظاہر ہو آدمی کی صورت

بروزِ حشر شفاعت حضور (ﷺ) کی پاؤں
یہی تو ایک ہے غُفراں کی آخری صورت
بقا ہے حُرمتِ سرکار (ﷺ) کی حفاظت سے
حیات، زندگی کی ہے اک عارضی صورت
نہیں جو ذاکرِ سرور (ﷺ)، کریہہ منظر ہے
ہو دیدہ زیب ہزار اُس کی ظاہری صورت
خدایا جیسی بھی ہے، ہے تو صاحبِ نسبت
وقارِ اُمّتِ آقا (ﷺ) کی ہو کوئی صورت!
مجھے ہو حشر میں پہلے زیارتِ سرور (ﷺ)
"بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"
کروں گا رب کو میں محمودؔ سجدے پہ سجدہ
مدینے جانے کی پیدا تو ہو کوئی صورت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام رب جو ہے اُمُّ الکتاب کی صورت
حدیثیں اُس کے ہیں لُبِ لُباب کی صورت

جو دیکھی میں نے رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت
تو حشر میں نہ رہی احتساب کی صورت

قدومِ سرورِ کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے چمکی ہے
فلک پہ نجم و مہ و آفتاب کی صورت

سواری سدرہ سے آگے چلی جو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
رُکی ہوئی سی رہی ہم رکاب کی صورت

میانِ قصرِ سرِ لامکاں شبِ اِسْرا
ہُوئی تھی ایک شہود و غیاب کی صورت

دکھائی دیں گے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیباچہ
جو دیکھو غور سے ''کُن'' کی کتاب کی صورت

اُس آدمی پہ درِ شہرِ علم کھُل جائے
جو دیکھے شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تُراب کی صورت

اڑان بخشے جسے سرورِ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دُرود
دعا وہ دیکھے نہ کیوں اِستجاب کی صورت

لقب پکارا، کبھی اُنؐ کا نام تک نہ لیا
کتابِ رب میں جب آئی خطاب کی صورت

وہ جس کو ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سکون ملتا ہے
وہ دیکھ پائے گا کیسے عذاب کی صورت

صحابہؓ سے تو بڑا اور کوئی کیا ہوگا
جو دیکھتے تھے رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

جو چاہو دیکھنا تم شکلِ التفاتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
منافقت سے رہے اِجتناب کی صورت

رہے گی صَرف مِرے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آنے تک
میانِ قبر سوال و جواب کی صورت

مِرے نصاب کی سُورت ہے نقش دل پہ مِرے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعت ہے میرے نصاب کی صورت

وہاں زیارتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب یقینی ہے
نشانِ عید ہے یَوْمُ الْحِسَاب کی صورت

نبی (ﷺ) کے ذکر پہ شیطان جیسے کھاتا ہے
نگاہ میں رہے اُس پیچ و تاب کی صورت

چلیں حضور (ﷺ) کے اُسوہ پہ اُمتی ان کے
نکالیں کوئی تو اِس اِکتساب کی صورت

سکونِ قلب و نظر شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ملا
تھی دوری اس سے، عتاب و عذاب کی صورت

حلال جانور کھاؤ نبی (ﷺ) کے کہنے پہ
تم اِشتہا میں نہ دیکھو غُراب کی صورت

لحد میں جاری تو "صَلِّ عَلٰی" لبوں پہ ہو
"بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

پہنچ گیا ہوں میں محمودؔ شہرِ طیبہ میں
خیال آتا ہے یہ روز خواب کی صورت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود لائے جو وافر حساب کی صورت
دکھائے خُلد اُسے قادر حساب کی صورت

نبی (ﷺ) کے حکم کی تعمیل لازمی کر لو
کہ دیکھنی تو ہے آخر حساب کی صورت

میں اپنی جیب سے نعتِ نبی (ﷺ) نکالوں گا
ہوئی جو حشر میں ظاہر حساب کی صورت

تجھے بچائیں گے سرکار (ﷺ)، جب کریں گے مَلک
کیا دھرا ترا حاضر حساب کی صورت

مجھے تو خلد میں جا کر دکھائیں گے سرور (ﷺ)
بحکم داور و قادر حساب کی صورت

خطا شعار ہو، پھر بھی نہ دیکھ پائے گا
نبی (ﷺ) کے شہر کا زائر حساب کی صورت

نبی (ﷺ) کے دشمنوں پر میں زباں چلاتا ہوں
"بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

نہ ہو جو حُبِ رسولِ کریم (ﷺ) تو محمودؔ
ہیں اپنے جُملہ عناصر حساب کی صورت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتابِ حُبِّ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مطالعے میں جو ہو
تو کچھ نہ باقی رہے پھر حساب کی صورت

کہے چلا جاتا ہوں لاتُعَدْ نعتیں
تو کیوں نہ فرضی رہے پھر حساب کی صورت

خیالِ حشر میں گن کر جو تُو درود پڑھے
تری مثالی رہے پھر حساب کی صورت

نظر میں گنبدِ اخضر کی روشنی رکھی
تو کیسے کالی رہے پھر حساب کی صورت

مری جو حاضری ہوتی رہے مدینے میں
تو غیر ہوتی رہے پھر حساب کی صورت

مرے گناہ جو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرے معاف کریں
تو نعت گوئی رہے پھر حساب کی صورت

ہو تیری فردِ عمل میں تو الفتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
''بلا سے'' جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو دیکھ لیں محمود کو سرِ محشر
نہایت اچھی رہے پھر حساب کی صورت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ نشُور نگاہِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آؤں
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

جو میری عرضی نہ پہنچائی اس نے طیبہ تک
ہُوا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

خطاؤں پر تو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے معذرت کر لو
عطا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

تم اِس کے اوّل و آخر درود پڑھ لینا
دعا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

مدد غریب کی تقلیدِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کرو
غنا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

حیات یادِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں گزرے
قضا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

پہنچ کے حشر میں محمود نعت پڑھ دے گا
خدا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے حضور (ﷺ) کی ذاتِ غفور سے قربت
اسے تو جانے تک کی نہیں کوئی صورت
سرہانے آقا و مولا (ﷺ) کے، دیکھ لی جنت
تو آئے کیسے جہنم کو جانے کی نوبت
صحابہؓ کی کرے کیسے کوئی بیاں عظمت
جنھوں نے پائی رسولِ کریم (ﷺ) کی صحبت
بنائے رب نے حبیبِ کریم (ﷺ) کی خاطر
یہ سب گلیکسیاں، ساری زمیں، سب پربت
زبان و دل سے جو تم نے درودِ پاک پڑھا
تو کوئی درد و غم و ابتلا، نہ کچھ کلفت
کسی محافظِ ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کی کرو
بقائے زیست کی منزل کے واسطے بیعت
مری نگاہ میں ٹھہرے ہیں لازم و ملزوم
نبی (ﷺ) کے شہر کا میخانہ اور مئے وحدت

کرو تو طاعت و تقلید و اتباعِ نبی (ﷺ)
ملے گا خلعتِ بخشش، خریطۂ جنت
چہار سمت ہے ذکرِ جمیلِ سرور (ﷺ) سے
اک انبساط، اک کیف و سرور، اک بہجت
نظامِ شمسی کی دنیائیں ہوں کہ یہ دنیا
ہر اک جہاں کے لیے ہیں حبیبِ رب (ﷺ) رحمت
خدا کرے کہ ہر اک اُمتی کو حاصل ہو
وہ جو بلالؓ کو سرکار (ﷺ) سے رہی نسبت
یہ دیکھنے کے لیے خاک کفر نے چھانے
کہ حق پرستوں میں باقی ہے کس قدر غیرت
بحکمِ سرورِ کُل عالمین (ﷺ)، انساں کو
ملی ہے دنیا میں حسنات کے لیے مہلت
چلے ہو شہرِ نبی (ﷺ) کو تو یہ سنو کہ وہاں
بجائے حسنِ بیاں، کام آئے گی لکنت
سنوں گا کیسے نکیرین کے سوالوں کو
وہاں ملے گی کیا مدحِ حضور (ﷺ) سے فرصت

وہ جذبہ عشقِ رسولِ کریم (ﷺ) ہے، جس کا
نہ مشتری ہے، نہ بائع، نہ کوئی ہے قیمت
نظر ترازو پہ ہو اور "یا نبی (ﷺ)" لب پہ
"بلا سے" جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"
بنے گا اب کے بھی محمودؔ زائرِ طیبہ
خدا کے فضل سے یاور جو ہو گئی قسمت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور (ﷺ) مجھ پہ کریں لُطف آج خاص
محتاج خاص ہوں، ہے مری احتیاج خاص
آقا (ﷺ) کے نور سے ہے جہانوں میں روشنی
محبوب کو کہا ہے خدا نے سراج خاص
ہیں عالمین کے لیے رحمت، نتیجۃً
ہر کائنات پہ ہے پیمبر (ﷺ) کا راج خاص
"تِلکَ الرُّسُلْ" کے حرفِ خدا نے بتا دیا
سرکارِ کائنات (ﷺ) کے سر پہ ہے تاج خاص
ہر وقت ذکرِ آقا و مولا (ﷺ) میں ہوں مگن
کچھ اور زندگی میں نہیں کام کاج خاص
کہتا ہوں نعت، لکھتا ہوں سیرت کے واقعات
اپنی عقیدتوں کا یہی ہے خراج خاص
عادت ہے ظاہراً تو عبادت ہے باطناً
وِردِ درودِ پاک ہے ایسا رواج خاص

پہنچیں خطا شعار مُزکّیِ رسول (ﷺ) تک
کرتے ہیں زخمِ معصیت کا وہ علاج خاص

نعتوں میں حمد، حمد میں مدحِ رسولِ پاک (ﷺ)
ہوتا ہے حمد و نعت کا یہ امتزاج خاص

میری ہر اک خوشی کا تعلق نبی (ﷺ) سے ہے
پایا ہے فضلِ ربِّ جہاں سے مزاج خاص

تحسین و منفعت سے ہے محمود بے نیاز
ہے اس کی لوحِ شعر پہ یہ اندراج خاص

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ آقا (ﷺ) کا ہو، اس کا نہیں داور ہرگز
عافیت اس کو نہ آئے گی میسّر ہرگز

جب تلک آئے نہ تھے ان پہ قدومِ سرور (ﷺ)
اتنے روشن نہ تھے مہر و مہ و اختر ہرگز

گر بُصیریؒ نہ سنا پاتے قصیدہ ان کو
پا نہ سکتے تھے پیمبر (ﷺ) کی وہ چادر ہرگز

جس کے ہونٹوں پہ نہیں نعتِ نبی (ﷺ) کے نغمے
اس کو مانیں گے نہ قدسی تو سخنور ہرگز

آپ آقا (ﷺ) جو نہ اِس راہ سے گزرے ہوتے
چاند ہو سکتا نہ انساں سے مسخّر ہرگز

اس کے محبوب (ﷺ) خفا ہوں گے نہ جن بندوں پہ
ہو گا ان بندوں سے ناراض نہ داور ہرگز

بخشش اس کی ہے، جو جھکتا ہے نبی (ﷺ) کے آگے
مغفرت پا نہ سکے گا کوئی خودسر ہرگز

راہِ سرکارِ جہاں جاہ (ﷺ) پہ جب تک نہ چلے
ہم نہ ہو پائیں گے منصور و مُظفّر ہرگز

لاکھ تو فخر کرے کج کلہی پر اپنی
ہو گا سرکار (ﷺ) کے خادم سے نہ برتر ہرگز

اب کے پھر روضۂ سرکار (ﷺ) دکھائے جو خدا
مَیں نہ جھپکاؤں گا آنکھیں سرِ منظر ہرگز

میرے لب مدحتِ سرور (ﷺ) میں مگن رہتے ہیں
میرے دل میں تو نہیں خدشۂ محشر ہرگز

جو شدائد میں نہ آقا (ﷺ) کی دُہائی دے گا
اس کی امداد کریں گے نہ پیمبر (ﷺ) ہرگز

میں جو لاہور میں ہوں، دور نبی (ﷺ) کے در سے
چین پائے گا نہ میرا دلِ مضطر ہرگز

صرف محمودؔ وہ اعجازِ پیمبر (ﷺ) ہی تھا
گفتگو ویسے نہ کر سکتے تھے کنکر ہرگز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے نغمہ ہائے نوع بہ نوع
میرے خامے نے پائے نوع بہ نوع

چل پڑو اتباعِ آقا (ﷺ) میں
پاؤ گے ارتقائے نوع بہ نوع

لطفِ سرکار (ﷺ) حد سے باہر تھا
مجھ سے جو تھیں خطائے نوع بہ نوع

میرے سر سے ہٹائی سرور (ﷺ) نے
دہر کی ہر جفائے نوع بہ نوع

ذکرِ سرور (ﷺ) مرا وتیرہ تھا
میں نے اکرام پائے نوع بہ نوع

یادِ الطافِ مُصطفائی میں
جشن ہم نے منائے نوع بہ نوع

درِ سرکارِ ہر دو عالم (ﷺ) پہ
تھی رسا التجائے نوع بہ نوع

میں تھا مہمانِ مصطفیٰ (ﷺ) محمودؔ
طیبہ میں کھانے کھائے نوع بہ نوع

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کل رات ہم جو یادِ پیمبر (ﷺ) میں رو لیے
عصیاں کے داغ اشکِ ندامت سے دھو لیے

کتنی محبت آپ کو یارو! نبی (ﷺ) سے ہے
جو ہو سکے تو اپنے دلوں کو ٹٹولیے

پڑھیے تو آپ پڑھیے احادیثِ مصطفیٰ (ﷺ)
جب بولیے تو مدحِ پیمبر (ﷺ) میں بولیے

اندوہ و ابتلائے زمانہ سے بھاگ کر
ہم عازمِ مدینۂ سرکار (ﷺ) ہو لیے

اب ہم کو کیا جواہر و لعل و گہر سے جب
اشکوں میں یادِ طیبہ کے گوہر پرو لیے

بے رغبتیِ حکمِ رسولِ کریم (ﷺ) سے
اعمال نے ہمیں جو دیے رنج، سو لیے

ہم کو سیاستیں نے دھوکے دیے بہت
دروازۂ کرم مرے سرکار (ﷺ)! کھولیے

میزاں پہ اس نے نعتِ پیمبر (ﷺ) سنائی تھی
رضوان آپ چل پڑا محمودؔ کو لیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری بشوئے روضہ جبیں سائیوں کا ذکر
دراصل ہے وہاں پہ پذیرائیوں کا ذکر

ہو نعت میں محبتِ سرکار (ﷺ) کا اثر
بے فائدہ ہے قافیہ پیمائیوں کا ذکر

چھاؤں جو مجھ کو گنبدِ سرکار (ﷺ) کی ملی
کیسے کروں میں دہر کی پرچھائیوں کا ذکر

خاموشیوں نے روح کو پُر نور کر دیا
کیونکر ہو شہرِ نور میں گویائیوں کا ذکر

بدر و حنین میں ہے جو پامردیٔ نبی (ﷺ)
کرتا اسی سے کفر کی پسپائیوں کا ذکر

فضلِ نبی (ﷺ) سے میرے لبوں پر نہیں رہا
اہلِ جہاں کی شعبدہ آرائیوں کا ذکر

قرب و جوارِ طیبہ میں کرتا رہا ہوں میں
باغوں کا، اور وادیوں کا، کھائیوں کا ذکر

طیبہ سے دوری خون رُلاتی رہی مجھے
مجبوریوں میں کیا ہو شکیبائیوں کا ذکر

جن کے لیے ہے رحمتِ پیہم نبی (ﷺ) کی ذات
کر کائنات کی سبھی پہنائیوں کا ذکر

اسریٰ کی رات کے بھی حوالے سے میں کروں
اللہ کی تنہائیوں' یکتائیوں کا ذکر

دنیا کی چکاچوند سے آنکھوں کو میچ کر
کرتے رہو مدینے کی رعنائیوں کا ذکر

محمودؔ ربِّ ہر دوجہاں کو پسند ہے
نعتِ نبی (ﷺ) میں زمزمہ آرائیوں کا ذکر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کے سفر کے لیے سامان مبارک
یہ ذوق' یہ تشویق' یہ ارمان مبارک

جو مدحتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) میں ہو ساعی
ہر ایسا سُخن فہم و سُخن دان مبارک

جنّت جو ہے' وہ الفتِ سرور (ﷺ) کا صلہ ہے
اے اہلِ وِلا! گلشنِ رضوان مبارک

بعثت تھی ظہورِ آقا و مولا (ﷺ) کا جہاں میں
خالق کا مسلماں کو یہ احسان مبارک

آغاز ہُوا گویا یہ بخشش کا لحد میں
مومن کو پیمبر (ﷺ) کی ہو پہچان مبارک

جو عظمتِ محبوبِ خدا (ﷺ) کا تھا حوالہ
نبیوں کو تھا یہ عہد' یہ پیمان مبارک

ہے حمد کے متنوں میں بھی مدّاحیِ سرور (ﷺ)
نعتوں پہ ہے تحمید کا عنوان مبارک

انسانوں پہ شفقت کا جو عادی ہوا' اس کو
الطافِ نبی (ﷺ)' رحمتِ رحمان مبارک
تم نعت کہا کرتے ہو' اے شاعرو! تم کو
ہو پیرویٔ حضرتِ حسانؓ مبارک
جو حُرمتِ آقا (ﷺ) کے تحفُّظ میں ملی ہے
کیوں عامرؔ چیمہؒ کو نہ ہو شان مبارک
محمودؔ سُبُق اس میں عقیدت کے ملے ہیں
تجھ کو ہو مدینے کا دبستان مبارک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر نغمہ لبوں پر ہے تمہارے' مدحِ حضرت (ﷺ) کا
سمجھ لو دوستو! تم پر کرم ہے ربُّ العزّت کا
مرے دل میں جو جذبہ ہے عقیدت کا' ارادت کا
اسی سے رشتہ قائم ہے مرا آقا (ﷺ) سے نسبت کا
نہیں جن کا مدینے سے تعلُّق کچھ محبّت کا
تعلّق میرا کب ایسوں سے ہے "صاحب سلامت" کا
نبی (ﷺ) مغرب کو واپس عصر کی صورت میں لے آئے
یہ اک اظہار تھا ادنیٰ سا اعجازِ رسالت کا
ملیں قوسیں تو کیا اک دائرہ تشکیل پایا تھا
یہ اک اجمال بالتفصیل ہے سرِّ حقیقت کا
سناؤ دوستو! باتیں نبی (ﷺ) کے شہر کی مجھ کو
یہی تو ہے علاج آخر کو آزُردہ طبیعت کا
ہر اک قولِ نبی (ﷺ) جب قولِ خلّاقِ دوعالم ہے
ذخیرہ ہیں احادیثِ نبی (ﷺ) اقوالِ حکمت کا

نبی (ﷺ) فاتح کی صورت میں جو مکہ میں ہوئے داخل
رویّہ آپ کا تھا درگزر کا، عفو و رحمت کا

رہے گا وفرِ الطاف و عنایاتِ شہِ والا (ﷺ)
مددگار و معاونِ روزِ محشر ساری امّت کا

نہیں محبوبِ رب کوئی ہوا سرکارِ والا (ﷺ) کے
نہ کوئی رازداں اُن کے سوا ہے رب کی خلوت کا

عرب پہلے تو اخلاقی بُرائیوں کے رہے عادی
"بھلے کو مل گیا آئینہ اُن ﷺ کے حسنِ سیرت کا"

وہ بندہ جو الرجک ہے نبی (ﷺ) کی نعت و مدحت سے
تعلّق ایک قائم ہے مِرا اس سے خصومت کا

مجھے محمود اتنی اپنے آقا (ﷺ) سے عقیدت ہے
زباں مُنہ میں ہے مدحت کی، قلم ہاتھوں میں مدحت کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چلا ہوں آج یُوں نغمہ سنانے حُسنِ سیرت کا
کروں گا ذکر تا محشر نبی (ﷺ) کے حسنِ سیرت کا

تتبّع کرتے ہیں اللہ والے حسنِ سیرت کا
مُرقّع بنتے ہیں یوں آستانے حسنِ سیرت کا

کوئی تعریفیں سب اللہ کی خاطر بتاتا ہے
خدا تعریف کرتا ہے کسی کے حسنِ سیرت کا

کہیں اعمال میں آقا (ﷺ) کا کردار و عمل جھلکے
دلوں میں نور اپنے جگمگائے حسنِ سیرت کا

کوئی انسان پا سکتا نہیں عُشرِ عشیر اس کا
پیمبر (ﷺ) اوج وہ ہمراہ لائے حسنِ سیرت کا

بد اخلاقی کے جھکّڑ لا پٹختے مجھ کو دوزخ میں
زباں پر میری آیا ذکر بارے حسنِ سیرت کا

کبھی مشّاطگی دستِ مُقدّر سے نہ ہو پاتی
"بھلے کو مل گیا آئینہ اُن ﷺ کے حسنِ سیرت کا"

کیے جا ذکر یَوْمُ الدِّیْن تک محمود روزانہ
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کے پیارے حُسنِ سیرت کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جو نہیں سمجھا ہے وہ بندہ
لگا سکتا ہے کیا اندازہ اُن کے حسنِ سیرت کا
ہیں عاداتِ کریمہ سب سے اچھّی میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
کہ ہے ہر دیدہ زیبی صدقہ اُن کے حسنِ سیرت کا
نظر میں ان کے دیں جیسا نظامِ اعلیٰ نہیں دُوجا
ہے دل کے کینوس پر نقشہ اُن کے حسنِ سیرت کا
ابد تک کے لیے ہے رہنما سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اُسوہ
کہ ہے نکتہ ہر اک پائندہ اُن کے حسنِ سیرت کا
ملائک سر خم ہوں گے نہ کیونکر سامنے اس کے
سرِ رُخ پر ملے جو غازہ ان کے حسنِ سیرت کا
کہیں اعمال میں بھی اس کا پرتَو کچھ تو آجائے
زبان و خامہ پر ہے نغمہ ان کے حسنِ سیرت کا
وگرنہ ظلمتوں کے قعر میں ہم غرق ہو جاتے
"بھلے کو مل گیا آئینہ اُن کے حسنِ سیرت کا"
کوئی اصحابؓ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیثیت کو کیا جانے
کیا کرتے تھے جو نظّارہ ان کے حسنِ سیرت کا
انھیں مرغوب تقلیدِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محمودؔ اتنی ہے
حیاتِ اولیاؒ ہے حصّہ اُن کے حُسنِ سیرت کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمنّا ہے مزا لینے کی جو اُلفت کے پھل سے بھی
نبیؐ کے ذکر میں ہو "آج" بہتر تیرا "کل" سے بھی
صحابہؓ کے مناقب بھی ہے نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے
علاقہ میرا ہے صد شکر حمدِ لَـمْ یَـزَلْ سے بھی
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پیار ہے اور عشق دُنیا سے نہیں ہم کو
دماغ اپنا ہمیشہ دور رکھّا ہے خلل سے بھی
مَیں اپنے ساتھ دعوت اِس کو دیتا ہوں مدینے کی
تعلّق زندگی بھر اِس طرح رکھّا اجل سے بھی
مَیں پھر اک بار غارِ ثَور کے اَنوار دیکھوں گا
ارادہ اپنا پختہ ہے بفضلہٖ عزّوجلّ سے بھی
مضامین اس میں لیکن باندھتا ہوں نعتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
میں ہیئت کے حوالے سے ہوں یوں واقفِ غزل سے بھی
نظر جس کی تھی سیدھی نہ اوجِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
تو ٹیڑھی اس کی اک اک کل نظر آئی جمل سے بھی
بہت اچھّی تو ہیں محمودؔ باتیں اُنسِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
مگر گفتار متعلّق رہے حُسنِ عمل سے بھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار بھی وفا کا ہو' بولیں جو لب ''وفا''
یوں پیشِ مصطفیٰ (ﷺ) ہو وفا' پیشِ رب وفا
طاعت عمل میں ہو تو کہو اُس کو تب وفا
باتوں میں تو حضور (ﷺ) سے ہے روز و شب وفا
رُخ اس کا ہو حضور (ﷺ) کی جانب اگر' تو ہے
نافعِ کرم کی' دافعِ رنج و تعب وفا
اِغماض جس نے سیرتِ سرکار (ﷺ) سے کیا
اُس شخص کی خدائے جہاں سے ہے کب وفا
اے کاش' اُمتی یہ سمجھ لیں کبھی کہ ہے
لطفِ رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) کی طلب وفا
گر ہوں ہدف وفا کا قدومِ رسولِ پاک (ﷺ)
بخشش کا' مغفرت کا فقط ہے سبب وفا
دیں گے حضور (ﷺ) اُس کو سَنَد استجاب کی
حُسنِ عمل کی شکل میں آئے گی جب وفا

مرغوبِ رب ہے بندۂ مومن کی بندگی
اور ہے پسندِ خاطرِ محبوبِ رب (ﷺ) وفا
سب کچھ نثار کرتے تھے حکمِ حضورؐ پر
اصحابِؓ مصطفیٰ (ﷺ) کی رہی ہے عجب وفا
لبیک کہہ کے آقا (ﷺ) ملن کے لیے گئے
دیکھی خدا نے ان کی بماہِ رجب وفا
دفنِ بقیعِ غرقدِ طیبہ کا اذن دیں
منظور کر لیں میری جو شاہِ عرب (ﷺ) وفا
سرور (ﷺ) نے جن پہ زور دیا ہے' وہ ہیں صفات
''رحم' التفات' صبر' قناعت' ادب' وفا''
درکار ہے جو تجھ کو توجہ حضور (ﷺ) کی
محمودؔ روز پیش کر مدحت بہ لب وفا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ رسول (ﷺ) کی ہیں علامت ادب' وفا
یوں ہو گئے ہیں عینِ عبادت ادب' وفا

ذکرِ حضور (ﷺ) کی ہیں شہادت ادب' وفا
ہیں اعتبارِ بُرجِ سعادت ادب' وفا

ملتی ہے اس کو رافت و رحمت حضور (ﷺ) کی
دل میں ہے جس کے پاسِ شریعت' ادب' وفا

رکھتا ہے اتباعِ پیمبر (ﷺ) میں ہر قدم
رکھتی ہے جس کی چشمِ بصیرت ادب' وفا

حُبِّ حبیبِ خالقِ ہر کائنات (ﷺ) میں
مُحبّت ہے اُنس اور دلالت ادب' وفا

جاؤ وفا کے ساتھ مدینے کو با ادب
لائیں گے استجابِ ندامت ادب' وفا

رُخ ان کا بس رسولِ خدا (ﷺ) کی طرف رہے
ایسے میں خُلد کی ہیں ضمانت ادب' وفا

رحم' التفات' صبر' قناعت ہے حُسنِ خُلق
مدحِ حضور (ﷺ) کی ہیں لطافت ادب' وفا

آقا (ﷺ) کا ہو ادب تو وفا رب کے دین سے
پھر تو ہیں بندگی کی نفاست ادب' وفا

ہیں مجملاً اطاعتِ سرور (ﷺ) کے چھے نکات
"رحم' التفات' صبر' قناعت' ادب' وفا"

محمودؔ یادِ آقا و مولا (ﷺ) کے ضمن میں
دل کے لیے ہیں وجہِ سکینت ادب' وفا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوشنودیٔ حضور (ﷺ) ہے رحمان کی رضا
یہ ہے نبی (ﷺ) سے اس کی محبّت کا سلسلہ

تحویلِ قبلہ تک سے یہ اظہار ہوگیا
چاہا جو کچھ حضور (ﷺ) نے، ہو کر وہی رہا

تھا استعارہ اُنس کا، الفت کا زاویہ
اک آشنا کے پاس گیا تھا اک آشنا

وہ بے خودی میں خلدِ بریں تک چلا گیا
جس نے بھی جامِ حُبِّ حبیبِ خدا (ﷺ) پیا

مَیں مُبتدی ہوں مکتبِ اُنس و خلوص کا
پڑھتا ہوں مدحِ سرورِ عالم (ﷺ) کا قاعدہ

صَرفِ نظر خطاؤں گناہوں سے یوں کیا
دامن مرا نبی (ﷺ) نے عطاؤں سے بھر دیا

اُس کا سا کوئی ہو نہیں سکتا ہے دوسرا
مانندِ علمؒ الدّینؒ جو جاں کو کرے فدا

کیا کیا نہ ہم کو سرورِ دیں (ﷺ) نے سکھا دیا
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''

اِس پر شبیر لطفِ نبی (ﷺ) کی اُمید رکھ
صیقل جو تو نے شیشۂ دل اپنا کر لیا

جب تک نہ اس میں وردِ درودِ حضور (ﷺ) ہو
حق بندگی کا ہو نہیں سکتا کبھی ادا

تم طاعتِ رسولِ خدا (ﷺ) میں مگن رہو
میزان کیا، حساب ہے کیا، کیا سزا جزا

تکریم آشنا ہیں، حبیبِ غفور (ﷺ) کے
یُمنِ قدم سے ثَور و حرا، مروہ و صفا

نم دیدگی چشمِ ندامت کو دیکھ کر
فرمائی ہے معاف پیمبر (ﷺ) نے ہر خطا

محبوبِ ربِّ ہر دوجہاں (ﷺ) کی نگاہ نے
پُر کر دیا ہے میرے مقدر کا ہر خلا

اصحاب و آلِ پاک کا ہوں منقبت نگار
ان رابطوں سے میرا نبی (ﷺ) سے ہے رابطہ

سمتِ مُواجَہہ سے میں کیوں مُنہ کو پھیر لوں
کیسے کروں میں ایسی جسارت، یہ حوصلہ
پہنچوں مدینے میں کہ مَیں لاہور میں رہوں
دفن بقیعِ پاک کی کرتا ہوں التجا
ممنون ہوں میں حضرتِ عبدُالمجید کا
ہر روز لے کے جاتے رہے ہیں مجھے قُبا
گو معصیت شعار و خطاکار ہے بہت
محمود پھر بھی بندہ ہے سرکار (ﷺ) آپ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گنبدِ شعر میں لایا ہوں میں رکھ کر غنچے
پیش کرنے کو بہ دربارِ پیمبر (ﷺ) غنچے
یہ ہر گلشنِ مدّاحئ سرور (ﷺ) غنچے
شہرِ آقا (ﷺ) کے تعطّر کے ہیں مظہر غنچے
پا کے مولودِ شہِ ہر دوجہاں (ﷺ) کی خوشبو
اُنس و اِخلاص کے کھل اُٹھتے ہیں گھر گھر غنچے
مشک و عنبر کی اُسے ہو نہیں سکتی خواہش
باغِ طیبہ سے جسے آئیں میسّر غنچے
قلب میں عطرِ عقیدت کو چھپا کر ہوں گے
منتظر باغِ مدینہ کے نہ کیونکر غنچے
بچے سرکار (ﷺ) کی اُمّت کے ہیں پیارے سب سے
سارے گلشن کا جو سوچیں تو ہیں جوہر غنچے
کھلکھلاتے ہیں مدینے کی ہوا کو پا کر
وفرِ نغماتِ مناجات کے خُوگر غنچے
جس کو سبطینؓ نبی (ﷺ) سے ہے محبّت محمود
ایسے خوش بخت کا ہیں حُسنِ مقدّر غنچے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں مادحِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہُوا جب سے
رکھتا ہے خدا دور مجھے رنج و تعب سے

سرکار (ﷺ) کی خُوشنودی ہے بخشش کا وثیقہ
خاص اس کا تعلّق جو ہے خوشنودیٔ رب سے

بے زر ہو کہ زردار، وہ عاصی ہو کہ زاہد
آقا (ﷺ) کی عطاؤں کا تعلّق تو ہے سب سے

میزان، حساب، اپنے عمل، خوف۔ ولیکن
سرکار (ﷺ) بچالیں گے ہمیں رب کے غضب سے

روحانی کہ جسمانی، لگے کوئی مَرَض بھی
کروانا علاج آپ مدینے کے مطب سے

منسوب اُسی شخص سے فردوسِ بریں ہے
نسبت ہوئی جس شخص کی بھی شاہِ عرب (ﷺ) سے

سرکار (ﷺ) کا ہے ماہِ ظہُور اس میں اضافہ
ہے فرطِ عقیدت کا تعلّق جو رجب سے

جب سے کہ حروف آئے تہجّی کے لبوں پر
سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا ہُوں مدّاح میں تب سے

اللہ کے محبوب (ﷺ) کے رتبے سے فروتر
بندہ نہ غَلَط لفظ نکالے کوئی لب سے

آقا (ﷺ) کے سوا اور خیال آیا کسی کا؟
یٰسٓ کے، وَالَّیْل کے، طٰہٰ کے لقب سے

ہے آب و ہوا شہرِ پیمبر (ﷺ) کی مکرّم
''اڑتے ہیں مدینے میں پرندے بھی ادب سے''

جن لوگوں کو عرفان ہُوا صَلِّ عَلٰی کا
واقف ہُوئے محمودؔ کی بخشش کے سبب سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس پہ لطفِ شہنشاہ بحر و بر (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہُوا
رہ بہشت سے اُس شخص کا گزر نہ ہُوا
نہ جس نے بات کی سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، معتبر نہ ہوا
وہ فرد لطفِ الٰہی سے بہرہ ور نہ ہوا
شباب میں نہ پلٹ پڑتا کیوں شہِ خاور
کھلونا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بچپن کا کیا قمر نہ ہوا
مرا تو ایسا تعلّق نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر سے ہے
جھکا جو غیر کے آگے، وہ میرا سر نہ ہوا
میں راہیِ حُبِّ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شاہراہ کا ہوں
مرا تو تنگ گلی سے کبھی گزر نہ ہوا
کرم خدا کا رہا اس طرح سے سایہ کناں
کبھی دُرُود سے خالی ہمارا گھر نہ ہُوا
جو اپنے گھر سے مَیں نکلا، چلا مدینے کو
مرا تو اور کسی سمت کو سفر نہ ہوا
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر کو محمودؔ جب سے جانے لگا
دیارِ رنج و الم سے کبھی گزر نہ ہُوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالقِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ ہے صلوٰۃ کی راہ
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لطف و عنایات و التفات کی راہ
اسی طرح سے ہے ممکن وصالِ ربِّ جہاں
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی معرفت ہے معرفتِ ذات کی راہ
نظر جمی ہے مری قبّۂ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
مری نگاہ میں ہے عالمِ نجات کی راہ
میں ذکرِ سرورِ ہر دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رہتا ہوں
گرفتِ فکر و عمل میں ہے یوں ثبات کی راہ
علَم ہے جیت کا مدحِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صورت
بفضلہٖ کبھی دیکھی نہیں ہے مات کی راہ
قریب آئی ہے قربِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی منزل
ملی ہے جب سے مجھے مدحِ اُمّہاتؓ کی راہ
حقیقتاً ہے اطاعت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آساں
نظر جو ظاہراً آتی ہے مشکلات کی راہ
معاندینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ حملے کرتے ہی رہنا
کبھی نہ بھولنا محمودؔ سومنات کی راہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ سرکار (ﷺ) دے گی عافیت، مقبولیت
شعریت یہ ہے، ہے جس کی خاصیت مقبولیت
زندگی گزرے گی جس کی طاعتِ سرکار (ﷺ) میں
پائے گا وہ جاہ و شوکت، تمکنت، مقبولیت
برتا اِغماض آقا (ﷺ) کے تذکار سے جس شخص نے
اس سے کر لیتی ہے تن کر معذرت مقبولیت
جو درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ پڑھتا رہا
دے گی اس کو مصطفیٰ (ﷺ) کی معرفت، مقبولیت
جو یہاں ذکرِ رسولِ محترم (ﷺ) کرتا رہے
حشر میں حاصل اسے ہو مغفرت، مقبولیت
بعدِ نعتِ پاک و مدحِ اہلِ بیتِ محترمؓ
لائی اصحابؓ نبی (ﷺ) کی منقبت مقبولیت
ہو گدائے شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) تو پائے گا
صاحبِ تاج و سریر و سلطنت مقبولیت
اسلم و اظہر، مجید و اعظم و اشفاق کو
کیوں نہ دے شہرِ نبی (ﷺ) کی شہریت مقبولیت
پاؤ جو مقبولیت محمودؔ نعتِ پاک میں
آخرش لائے گی حُسنِ آخرت مقبولیت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی (ﷺ) پہ مری عاجزی کا ہر لمحہ
بنا ہے زندگی کی دلکشی کا ہر لمحہ
رسولِ آخری (ﷺ) کی پیروی کا ہر لمحہ
خدا کی ذات سے ہے آگہی کا ہر لمحہ
غنا جو مدحِ رسولِ کریم (ﷺ) نے بخشی
ہوا ہے حرفِ غلط مفلسی کا ہر لمحہ
جو گزرا ہجرِ دیارِ حبیبِ خالق (ﷺ) میں
وہ تھا ناگُفتہ بہ سا گُفتنی کا ہر لمحہ
زباں پہ ذکر جو نورِ حضور (ﷺ) کا آیا
تو عنقا ہو گیا تیرہ شبی کا ہر لمحہ
فضائے جنتِ ماویٰ میں لے گیا مجھ کو
درِ حضور (ﷺ) سے وابستگی کا ہر لمحہ
مجھے جو ویزے کے ملنے کی اطلاع ملی
خوشی میں ڈھل گیا میری غمی کا ہر لمحہ
رہی توقع جو محمودؔ لطفِ آقا (ﷺ) کی
سکوں شناسا رہا بے بسی کا ہر لمحہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکوں ملا تو درِ صادق و امیں (ﷺ) سے ملا
کسی کو آج تک یہ اور بھی کہیں سے ملا؟

مجھے قبالۂ بخشش، خریطۂ جنت
رسولِ پاک (ﷺ) کے تذکارِ دل نشیں سے ملا

خدا کو اور کسی نے کبھی نہیں دیکھا
سرِ دنا وہ فقط شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

حضور (ﷺ) نورِ خدا ہیں، یہاں گماں کیسا
اجالا جب بھی کسی کو ملا، یقیں سے ملا

جو جاؤ طیبہ، ہو نیت نبی (ﷺ) کے روضے کی
مقام جو بھی مکاں کو ملا، مکیں سے ملا

ہو بعدِ فجر زباں نعت خواں، نظر گیلی
تو گویا سلسلہ ملہار و بھیرویں سے ملا

میں بار بار نہ کیوں جاؤں شہرِ طیبہ کو
مجھے تو جو بھی کچھ حاصل ہوا، وہیں سے ملا

قبالہ رب سے فضیلت کا، میرے آقا (ﷺ) کو
ملا تو نبیوں کے میثاقِ اوّلیں سے ملا

جواب حضرتِ جبریلؑ سے نفی میں ملے
سوال یہ ہو کہ مثل انؐ کا بھی کہیں سے ملا؟

ہر اک جہان کی مخلوق کو پیامِ سکوں
ملا تو رحمتِ سرکارِ عالمیں (ﷺ) سے ملا

صحابہؓ نے جو پیمبر (ﷺ) سے پایا تھا، ہم کو
وہ فیض تابعیں سے، تبعِ تابعیں سے ملا

وہ جو حضور (ﷺ) کے قدمین کی طرف کو جھکی
فرازِ زیست کا نکتہ اسی جبیں سے ملا

مری مسرتوں کا، بہجتوں کا ہر ناتا
ربیع الاوّلِ آقا (ﷺ) کی بارھویں سے ملا

نہیں محب جو نبی (ﷺ) کا، وہ دیں کا دشمن ہے
کبھی نہ ہاتھ تو اس مارِ آستیں سے ملا!

ہزار تہنیت محمودؔ اس کو ہے، جس کو
ثوابِ نشرِ احادیثِ اربعیں سے ملا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کا زاویہ اُس معتبر زمیں سے ملا
مجھے تو نور بھی طیبہ کی سرزمیں سے ملا

فلک سے پایا نکلتا ہُوا سرِ گنبد
تو اس کو دیکھتے ہی میرا سر زمیں سے ملا

بچھی ہوئی تھی قدومِ حضور (ﷺ) کے نیچے
سو ہم کو پیار کا گہرا اثر زمیں سے ملا

جو بویا نخلِ عقیدت زمینِ طیبہ میں
تو ہم کو لطف و کرم کا ثمر زمیں سے ملا

بچھا یُوں جاتا ہوں نامِ حضور (ﷺ) پر کہ مجھے
یہ خاکساری کا سارا ہُنر زمیں سے ملا

شرف جو خاکِ مدینہ کی دید کا پایا
مری نگاہ کو اک کرّوفر زمیں سے ملا

جو چلنا چاہے رہِ راست پر پیمبر (ﷺ) کے
ہٹا فلک سے اور اپنی نظر زمیں سے ملا!

نبی (ﷺ) کے لُطف سے محمودؔ وہ ثمر دے گا
رہے گا جب تلک کوئی شجر زمیں سے ملا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

سرورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جو ابتدائے محبت خدا کے گھر سے ہوئی
وفورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

یہاں جو سر کو جھکایا تو سربلندی ملی
غرورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جنونِ عشق میں بندے جہان بھر میں پھرے
صبورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

بہت تھا دل پہ مرے بے حضوریوں کا اثر
حضورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

گلا تو گھُٹنے ہی والا تھا میرا ظلمت سے
کہ نورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جہاں پہ جلنے جلانے کی کوئی بات نہیں
وہ طُورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پہ جس کے رہے نغمہ ہائے ''صلِّ علیٰ''
وہ سر پہ پائے گا محشر میں چتر رحمت کا
گئے زیارتِ طیبہ کو ہم تو ایسا لگا
جوارِ عرش تک گویا کہ ہو گئے ہیں رسا
صفا و مروہ ہوں کہ بوقُبیس و ثور و حرا
نقوشِ پائے نبی (ﷺ) نے مقام اُن کو دیا
طلب کے کاسے پہ نقشہ عقیدتوں کا جما
تو ہم کو ٹکڑا درِ سرورِ جہاں (ﷺ) سے ملا
سوائے خاکِ شفائے مدینہ کیسی شفا؟
سوائے آبِ مدینہ نہیں ہے آبِ بقا
ہے کامیابی کا دونوں جہاں میں اک نسخہ
درودِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) صباح و مسا
کہاں بچے گا مرے دل کو رنگِ سُرخ و سپید
کہ میری روح پہ چھایا ہُوا ہے رنگ ہرا

سیاہی فردِ عمل کی ڈھلی سپیدی میں
وجود کھو گئی اُن کی عطا سے میری خطا
ملی رسولِ مکرم (ﷺ) سے معرفت رب کی
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
اسے جو پیار دلی ہے قصیدہ بُردہ سے
حضورِ پاک (ﷺ) کی محمود کو ملے گی ردا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتے ہو دل سے تم جو واقعی نورانیت
پاؤ ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں سرمدی نورانیت

تھی نُجُوم و ماہ و خُورِ کی واجبی نورانیت
جب پڑے آقا (ﷺ) کے پاؤں تو بڑھی نورانیت

مُستنیر اس سے ہے، اس سے ہے تمتّع آشنا
نورِ ربِ پاک سے سرکار (ﷺ) کی نورانیت

اُخضریت نور زا طیبہ میں آتی ہے نظر
اور بھی دیکھی کہیں تم نے ہری نورانیت

سب صحابہؓ کیوں نہ بن جاتے ہدایت کے نجوم
دے گئی ان کو نبی (ﷺ) کی پیروی نورانیت

کیوں سوالی ہو نہیں جاتا درِ سرکار (ﷺ) پہ
چاہتا ہے دل سے جب ہر آدمی نورانیت

فیض ہے دیدہ منارِ نورِ سرور (ﷺ) کا فقط
میری آنکھوں میں جو اُتری شبنمی نورانیت

پکڑے گی محمود جب دامانِ ختمی مرتبت (ﷺ)
پائے گی محشر تلک ہر اک صدی نورانیت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذاتِ خلّاقِ جہاں ہے مصدرِ روحانیت
مظہرِ ذاتِ خدا (ﷺ) ہیں مظہرِ روحانیت

یہ ہُوا معلوم تعلیماتِ آقا (ﷺ) سے کہ ہے
مالِ دنیا سے کہیں بڑھ کر زرِ روحانیت

کون جانے شاہد و مشہود کی کیفیتیں
کیا سرِ اسرٰی بنا تھا منظرِ روحانیت

بدر کے دن یوں جنودِ کفر نے کھائی شکست
ساتھ تھا محبوبِ رب (ﷺ) کے، لشکرِ روحانیت

رحمتؐ للعالمین سرکار (ﷺ) کا دینِ متیں
منبعِ روحانیت ہے، محورِ روحانیت

فیض یاب ان سے صحابہؓ ہیں ستاروں کی طرح
سرورِ عالم (ﷺ) ہیں ماہِ انورِ روحانیت

لُطف و اِکرامِ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) سے
اولیاءؒ اللہ پہ ہے چادرِ روحانیت

مدحتِ سرکار (ﷺ) میں محمود کی ہے شاعری
دفترِ روحانیت میں محضرِ روحانیت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق عالم کی ہے وحدانیت روحانیت
پہنچی دنیا تک نبی (ﷺ) کی معرفت روحانیت
شافعِ عصیاں شعاراں (ﷺ) کے کرم سے ہو گئی
دافعِ ہر ہر خطا و معصیت روحانیت
اِس کی جب تخلیق ہی حُبِّ حبیبِ رب (ﷺ) سے ہے
اُخروی دنیا میں دے گی منفعت روحانیت
کثرتِ وِردِ درودِ پاک سے ہو جائے گی
حشر میں وجہِ فروغِ تمکنت روحانیت
سیرتِ سرکارِ والا (ﷺ) سے تمتّع کے لیے
کیوں نہ ہو اہلِ ولا کی خاصیت روحانیت
روح کا طائر ہُوا طیبہ رسا تو ہو گئی
باعثِ عزّ و وقارِ شخصیت روحانیت
تھے نبی (ﷺ) جسمِ بشر کے ساتھ اسرا پہ مگر
شاہد و مشہود کی تھی محویت روحانیت
ہو گئی محمود نورِ سرورِ کونین (ﷺ) سے
فخر و ناز و عزّتِ انسانیت روحانیت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چلا طیبہ سے پاکستان میں پہنچا اُداس
واپسی پر دیکھا ہم نے ہر رُخِ زیبا اُداس
سیرتِ محبوبِ خالق (ﷺ) سے ہے دُوری کے سبب
روح کا عالم پریشاں قلب کی دنیا اُداس
دل مِرا لاھور کی رعنائیوں سے ہے نفُور
ہجرِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہو گیا اتنا اُداس
چند غزلیں میں نے بھی سُن لیں مروّت میں مگر
ہو گیا چہرہ مُنغّض اور دل میرا اُداس
خُرّمی کا انبساطِ روح کا باعث ہے نعت
کیسے ہو مدحت سرائے آقا و مولا (ﷺ) اُداس
حشر ہے اور احتساب اس کا کڑا بھی ہے تو کیا
ہو نہیں سکتا رسولِ پاک (ﷺ) کا شیدا اُداس
حاضری کا اذن آقا (ﷺ) نے دیا۔۔ اچھا رہا
یہ مِرا سر در گریباں رہنا اور رہنا اُداس
دوریٔ روضہ تھی وہ محمود جس سے ہو گیا
گلشنِ اخلاص و الفت کا ہر اک پودا اُداس

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورد صلواتِ نبی (ﷺ) ہم نے سحر دم نہ کیا
وجہ جو ایک لطافت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
دوریٔ دینِ نبی (ﷺ) نے وہ بصارت چھینی
آنکھ حاصل جو بصیرت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
حاضری صُفّہ و قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں ہوئی
حرص جو گوشۂ جنّت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
انحطاط اتنا فضائل کا ہُوا ہے آقا (ﷺ)!
ایک عادت جو قناعت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
حکمِ سرکار (ﷺ) سے منہ موڑا جو ہم نے یارو!
وہ عنایت کہ جو قدرت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
اب سیاست نے عجب رنگ دکھایا آقا (ﷺ)!
وہ شرافت جو قیادت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
اب تو کچھ لوگ ہیں توقیرِ نبُوّت سے نُفُور
وہ جو تحدید جسارت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
لوٹ آیا ہوں مَیں محمودؔ نبی (ﷺ) کے در سے
ایک توجیہ سکینت کی تھی، وہ بھی نہ رہی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم اگر چلنے لگیں سرکار (ﷺ) کے اَحکام پہ
سایۂ ابرِ سکینت پائیں ہر ہر گام پہ
آخری حج میں تھیں رب کی نعمتیں اِتمام پہ
راضی خالق ہو گیا سب کے لیے اسلام پہ
جو کہیں سرکار (ﷺ) مرضی ہے، وہ رب کا حکم ہے
ان کی ہر ہر بات کا ہے انحصار الہام پہ
اختیاراتِ نبی (ﷺ) کا دَرک کیا انساں کرے
ان کے بندوں کو ہے قابُو مرکبِ ایّام پہ
حمدِ رب کہتے ہوئے، کہتا ہوں مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
اوڑھتا ہوں مَیں ردائے نعت یوں اِحرام پہ
صاد پاتا ہوں خدائے قادِر و قیّوم کا
مصطفیٰ (ﷺ) کے اِلتفات و لُطف پر، اِکرام پہ
وجہِ تنغیصِ خواطر جن کو ہے ذکرِ نبی (ﷺ)
ایسے بدبختوں کو رکھنا چاہیے دُشنام پہ

ورد "صلّی اللہ" میری زندگی کے ساتھ ہے

مفتخر میں کیوں نہ ہوں اِس کارِ خوش انجام پر
قدسیوں کے لب پہ ہوتی ہے صدائے مرحبا
مصطفیٰ (ﷺ) کے نام لیواؤں کے ہر اقدام پر
فتحِ مکّہ پر لرزتے کانپتے کفّار سے
حرفِ "لاتثریب" آقا (ﷺ) کا تھا عفوِ عام پر
تھی عقیدت پختہ تر جب تک انھیں سرکار (ﷺ) سے
اک تفوّق تھا مسلمانوں کو سب اقوام پر
نام محبوب (ﷺ) و محبّ پاک کے دیکھو اگر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
خدمتِ نعتِ نبی (ﷺ) محمودؔ کو سونپی گئی
شکرِ رب۔ جس نے لگایا ہے مجھے اِس کام پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عزّت و توقیر والے جاہ والے نام پر
رب نے الفت کی نظر رکھی نبی (ﷺ) کے نام پر
نام ہے اِس کا حبیبِ کبریا (ﷺ) کے نام پر
مفتخر یوں بھی تو ہے محمود اپنے نام پر
چُومتے ہیں اُس کا منہ فرطِ عقیدت سے ملک
جو انگوٹھے چومتا ہے اُن (ﷺ) کے پیارے نام پر
آپ سے پہلے "محمد (ﷺ)" نام دنیا میں نہ تھا
ہوگئے حیران سب کافر نرالے نام پر
نام لو سرکار (ﷺ) کا، پڑھتے ہوئے ان پر دُرود
یوں عقیدت کے کھلاؤ تم شگوفے نام پر
ہو ردیف اس کی "محمد (ﷺ)" صرف یا "احمد" فقط
شاعرانِ محترم لکھیں قصیدے نام پر
حُرمت و ناموسِ آقا (ﷺ) پر کٹا سکتا ہے سر
جو محبّت کیش بندہ سر جھکائے نام پر

جو کلام خالق و مالک میں آیا چار بار
ختم فرما دی نبوّت اُس نے ایسے نام پر

بس گھماتا ہوں فقط تسبیح کے دانوں کو میں
مصطفیٰ (ﷺ) کے پیارے یا خالق کے سچّے نام پر

اِس قدر تو ہوش رہتا ہے مجھے سوتے میں بھی
جاگتے ہیں اُنس کے' الفت کے جذبے نام پر

خالق و محبوب (ﷺ) کے حُسنِ تعلّق کے طفیل
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ' نہ اِن کے نام پر''

کوئی نکتہ درمیاں حائل نہ تھا معراج میں
''کوئی اُس کے نام پر نُقطہ' نہ اِن کے نام پر''

مُفتخر مَیں کیوں نہ ہُوں' اِس پر تبختر کم ہو کیوں
رب نے خدمت نعت کی لکھ دی ہے میرے نام پر

مرتکب اس میں نہ کوتاہی کا ہو محمودؔ تو
پڑھ دُرُود آقا و مولا (ﷺ) کے سہانے نام پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خالق و محبوب (ﷺ) کو دیکھے تو کوئی دیدہ ور
''کوئی اُس کے نام پر نُقطہ' نہ اِن کے نام پر''

ایک خلّاقِ دوعالم' ایک شاہِ بحروبر (ﷺ)
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ' نہ اِن کے نام پر''

دیکھ لو ''اللہ'' کو' پہلے ''محمد'' (ﷺ) دیکھ کر
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ' نہ اِن کے نام پر''

اِس طرح سے ہو گئے ہیں نام دو شیروشکر
''کوئی اس کے نام پر نقطہ' نہ ان کے نام پر''

حُسنِ اسماءِ نبی (ﷺ) و رب ہے یوں باہم دگر
''کوئی اس کے نام پر نقطہ' نہ ان کے نام پر''

یہ مرا حُسنِ عقیدت ہے کہ ہے حُسنِ نظر
''کوئی اس کے نام پر نقطہ' نہ ان کے نام پر''

یہ تخصّص ربّ و پیغمبر (ﷺ) کا ہے' المختصر
''کوئی اس کے نام پر نقطہ' نہ ان کے نام پر''

مجھ کو یہ محمودؔ میرے ذوق نے دی ہے خبر
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ' نہ اِن کے نام پر''

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ شعر میں تم نعت کے سوا نہ کہو
کسی بھی غیرِ نبی (ﷺ) کی کبھی ثنا نہ کہو

صحابہؓ کو تو مگر غیر آپ (ﷺ) کا نہ کہو
انھیں تو سرورِ کونین (ﷺ) سے جُدا نہ کہو

درود جو نہ پڑھے، نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ لکھے
تم ایسے شخص کو یارو! پڑھا لکھا نہ کہو

نظر جو آئے متغایر کلامِ خالق سے
رسولِ پاک (ﷺ) کا اُس کو کہا ہُوا نہ کہو

بُرا وہی ہے جو آقا (ﷺ) کا نام لیوا نہیں
جو نام لیوا ہے ان کا، اسے بُرا نہ کہو

ہو عزرائیلؑ مُعانق کہیں جو طیبہ میں
پیام اس کو بقا کا کہو قضا نہ کہو

غلامِ آقا (ﷺ) کا رتبہ تو سب سے اعلیٰ ہے
کسی بھی شخص کو حضرت بلالؓ سا نہ کہو

جو نقشِ پائے اُویسِ یمانؒ پہ نہ چلے
عمل کو اس کے، کبھی شیوۂ وفا نہ کہو

قریب قوسین جو معراج میں ہُوئیں دونوں
کہا ہے کس نے، انھیں آپ دائرہ نہ کہو

نہ جب دیارِ نبی (ﷺ) تک گزارشیں پہنچیں
فرازِ عرشِ خدا تک انھیں رسا نہ کہو

نبی (ﷺ) ہیں ربِّ جہاں کے حبیبِ پاک، انھیں
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

دلِ رشیدؔ میں حُبِّ رسول (ﷺ) کی ہے خوشی
کسی بھی حال میں تم اس کو غم کدہ نہ کہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ندائے ہاتفِ منّاد گوشِ دل سے سنو
پیار اپنے نبی (ﷺ) سے کرو، خدا سے ڈرو
جو تجھ کو تزکیۂ نفس کی تمنّا ہو
تو اسم ذاتِ نبی (ﷺ) سبحۂ نفس میں پرو
حصارِ رنج و مصائب میں ہو بھی، تو مت رو
نبی (ﷺ) بھریں گے ترے رنج و غم کا ہر گھاؤ
نگاہِ خالق و مالک میں آنا گر چاہو
حضوریٔ درِ آقا (ﷺ) کی چاہتوں میں رہو
جو دیں کی رسم کو سمجھا ہے تو پیمبر (ﷺ) کو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"
سحابِ رحمتِ سرکار (ﷺ) کی توقّع میں
کنارِ چشمِ عقیدت کو آنسوؤں سے بھگو
خدا سے زندگی، اس سے ملے گا رزق تمھیں
اگر تحفّظِ ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) میں مرو
تم اپنے خوابِ حضوری کے خود مُعَبِّر ہو
نبی (ﷺ) کے شہر کو محمودؔ چل پڑو۔ اٹھو!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حلّالِ مشکلات بہرحال نعت ہے
واحد رہِ نجات بہرحال نعت ہے
اجمالِ صد نکات بہرحال نعت ہے
الفت کی کائنات بہرحال نعت ہے
ارقامِ معجزات بہرحال نعت ہے
وردِ زباں صلوٰۃ بہرحال نعت ہے
حمدِ خدا ہے لطف خدائے جلیل کا
آقا (ﷺ) کا التفات بہرحال نعت ہے
نیّت قبول، حرف نہیں، صوت بھی نہیں
بیگانۂ لغات بہرحال نعت ہے
جو دیدِ مصطفیٰ (ﷺ) کی تمنّا میں رو دیا
اس شخص کی حیات بہرحال نعت ہے
موسوم ہے یہ شاعرِ شیریں مقال سے
مرقومۂ نجات بہرحال نعت ہے
محمودؔ جس سے منہ نہیں موڑے گا حشر تک
ایسی رہِ ثبات بہرحال نعت ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک نعت ہو رہی ہے رقم جاذبِ نظر
یوں ہو رہا ہے میرا قلم جاذبِ نظر

ہونٹوں پہ ہوں گے نغمے درود و سلام کے
ہوں گے سرِ کشُور یُوں ہم جاذبِ نظر

اک سمت کعبہ، دوسری جانب مدینہ ہے
اک جیسے ہیں یہ دونوں حرم جاذبِ نظر

وہ جس نے جانِ حُرمتِ آقا (ﷺ) پہ وار دی
اس کا وجود، اس کا عدم جاذبِ نظر

روضہ کو دیکھ کر جو مَیں رویا تو ہو گیا
اُس دن سے میرا دیدۂ نم جاذبِ نظر

حکمت کا نور جس سے زمانے نے پا لیا
ہے ہر حدیثِ شاہِ اُمم (ﷺ) جاذبِ نظر

محشر میں چہرے ہوں گے جہاں پر سُتے ہوئے
ہو گا نبی (ﷺ) کا جاہ و حشم جاذبِ نظر

محمودؔ دیدہ زیب ہیں وہ ہاتھ، جن میں ہے
مدّاحی نبی (ﷺ) کا علَم جاذبِ نظر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ شہرِ نبی (ﷺ) میں جو جینا پڑا
روز و شب اپنے گھر میں تڑپنا پڑا

نام لے کر چلا ہوں جو سرکار (ﷺ) کا
جو قدم بھی اُٹھا ہے، وہ سیدھا پڑا

آیا یوں ہوں میں چوبیسویں مرتبہ
سر کو آقا (ﷺ) کی چوکھٹ کا چسکا پڑا

سبز گنبد مری آنکھ میں دیکھ کر
رُوئے شیطان کا رنگ پیلا پڑا

غیرِ سرور (ﷺ) کی شاعر نے تعریف کی
ایسا سودا تھا یہ، جس میں گھاٹا پڑا

دوسری سمت جب نعت رکھ دی گئی
پلڑا میرے گناہوں کا ہلکا پڑا

صرف اک مرتبہ طیبہ کو جا سکا
مجھ پہ اب کے برَس وقت ایسا پڑا

نعت محمودؔ کہنے سے پہلے مجھے
داغِ عصیاں کو اشکوں سے دھونا پڑا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ مُصطفیٰ ﷺ صلِّ علیٰ ہے غایتِ ہستی
درودِ سرورِ عالم (ﷺ) ہے وجہِ سطوتِ ہستی
گزرنی چاہیے یہ طاعتِ سرکارِ والا (ﷺ) میں
ملی ہے جتنی مُدّت کے لیے بھی مہلتِ ہستی
رسولِ محترم (ﷺ) کی طاعت و تقلید اپناؤ
یہی ہے شوکتِ ہستی، یہی ہے حشمتِ ہستی
خدا نے عظمتِ سرور (ﷺ) دکھائی تھی زمانے کو
مرے نزدیک تو بس اِس قدر ہے حکمتِ ہستی
ہے وقعت یاب میری زندگی حُسنِ مُقدّر سے
نگاہِ لطفِ محبوبِ خدا (ﷺ) ہے وقعتِ ہستی
نہیں جن کی زبانوں پہ درودِ پاک کے نغمے
ہے "ہستی" ایسے بدبختوں پہ گویا تُہمتِ ہستی
حوالہ آیت آیت میں ملا آقا (ﷺ) کی ہستی کا
اِسی باعث مرے لب پر رہی ہے مدحتِ ہستی
جچے محمودؔ کیوں آخر نہ نامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہر دم
طفیلِ مصطفیٰ (ﷺ) ہی جب ملا ہے خلعتِ ہستی

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۴۵ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	ہمہ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت

.........ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں.........

حمدیں = ۶ — حمد و نعت = ۲ — قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۲۳۰ — ان میں موجود اشعار = ۲۳،۹۶۴
فردیات = ۲۳۳۳ — مخمسات = ۶۶ — تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳ — مثلث = ۳ (۲۷ بند) — مسدس = ۵ (۱۸ بند)
مربع = ۱ (۷ بند)

.........ان ۴۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۰۲۰.........

شاعر نعت کے مطبوعہ مجموعہ ھائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی اُنّی (صدارتی ایوارڈ)　حق دی تائید　ساڈے آقا سائیں ﷺ

صفحات = ۲۲۸..........

مطبوعہ مجموعہ ھائے حمد

....

سجود تحیت　خدائے شہ زمن

صفحات = ۲۲۸..........

تحقیق نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت　خواتین کی نعت گوئی

غیر مسلموں کی نعت گوئی　نعت کیا ہے؟

اقبالؒ واحمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ　انتخاب نعت

مولانا خیرالدین خیوریؒ اور ان کی نعت گوئی　مقدمہ "نعت کائنات"

اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول' جلد دوم

صفحات = ۲۴۳۲

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

....

تخلیق مناقب

مناقب صحابہؓ

(عنوانات: حمد باری تعالیٰ۔ نعت حبیب کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومن اول۔ اُمہات المومنینؓ۔ پنجتن پاکؑ۔ بنات النبی۔ اصحاب رسولؐ۔ خلفاء راشدین۔ حضرات شیخینؓ۔ عشرۂ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضرات حسنینؓ۔ صحابہؓ کرامؓ۔ انصار مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربار رسول ﷺ۔ اصحاب صفہ۔ صحابہ و اہلِ بیت۔ صحابیات)

صفحات = ۲۴۲..........

اولیاتِ محمود

1- نعت کے موضوع پر دُنیائے اسلام میں سب سے زیادہ کام

2- قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت کے شاعر: سیرتِ منظوم

3- دُنیائے نعت میں مخمسات کے پہلے مجموعے کے تخمیس نگار: مخمساتِ نعت

4- علامہ اقبالؒ کے ۵۳۔ اشعارِ نعت پر تضمینیں: تضامینِ نعت

5- غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ سلام ارادت

6- ۷۳ نعتوں میں ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت پر: عرفانِ نعت

7- ایک مجموعے کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر: حی علی الصلوٰۃ

8- ایک مجموعے کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کی تعریف: شہر کرم

9- ایک مجموعے کی ہر نعت کے ہر شعر میں "نعت" کا ذکر: نعت

10- ۶۶ منظومات میں حمد اور نعت ہر شعر میں: حمد میں نعت

11- میر تقی میر' حیدر علی آتش' امام بخش ناسخ' شیخ محمد ابراہیم ذوق اور امیر مینائی کی غزلوں کی زمینوں میں پانچ مجموعے: دیارِ نعت' تجلیاتِ نعت' مرقع نعت' ذوقِ مدحت' مینائے نعت

12- اردو فردیاتِ نعت کے ۳' اور پنجابی فردیاتِ نعت کا ایک مجموعہ: فردیاتِ نعت' اشعارِ نعت' منتشراتِ نعت اور ساڈے آقا سائیں ﷺ

13- دسمبر ۲۰۰۲ میں دُنیا کا پہلا نعت سیمینار کرایا

14- تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ ملا (۱۹۹۷)

15- ۱۳۵ منظومات پر مشتمل "مناقبِ صحابہؓ"

16- شعبۂ علوم اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی لاہور کے چیئرمین ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے ۵۳۶ صفحات پر مشتمل کتاب "شاعر نعت: راجا رشید محمود" میں پہلے ۱۸ اردو مجموعہ ہائے نعت کا تفصیلی تحقیقی جائزہ اور تجزیہ کیا۔ اس سے پہلے کسی نعت گو پر اس انداز میں تحقیقی کام نہیں ہوا۔

شاعرِ نعت کے اعزازات

1- قومی سیرت کانفرنس ۱۹۸۸ میں "سختاں دی اَتی" (پنجابی مجموعۂ نعت) پر صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحٰق خاں (صدر مملکت)

2- قومی سیرت کانفرنس ۱۹۹۷/ ۱۴۱۸ھ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ بدست محمد نواز شریف (وزیر اعظم)۔ یہ واحد ایوارڈ ہے جو آج تک دیا گیا۔

3- ۸ جولائی ۱۹۹۹ کو صوبائی سیرت کانفرنس (لاہور) میں سیرت ایوارڈ

4- ۱۴ مئی ۲۰۰۳ (۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ) کو صوبائی سیرت کانفرنس میں مجموعۂ نعت "عرفانِ نعت" پر صوبائی نعت ایوارڈ

5- ۱۹۸۵ میں مرکزی مجلس حسان قصوری کی طرف سے نعت ایوارڈ

6- روزنامہ جنگ اور ھمدرد کتب خانہ لاہور کی طرف سے "اشاعتِ نعت" پر نعت ایوارڈ (۱۹۹۳)

7- پاکستان نعت اکیڈمی کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات انجام دینے پر سلور جوبلی ایوارڈ (۱۳ نومبر ۱۹۹۲)

8- روزنامہ جنگ اور داتا گنج بخش ہجویری کالج کی طرف سے نعت ایوارڈ (۱۹۹۵)

9- روزنامہ جنگ اور ھمدرد کتب خانہ کی طرف سے "تحقیقِ نعت" پر خصوصی ایوارڈ (۱۹۹۴)

10- ۲۲ نومبر ۱۹۸۸ کو شاہ جیلاں قراءت و نعت کونسل پاکستان کی طرف سے نعت کے سلسلے میں گرانقدر خدمات پر دانا دربار میں تاج پوشی

11- ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ کو "نشانِ سپاس" بدست رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

12- ۷ جولائی ۱۹۹۸ کو "حرفِ سپاس" بدست جسٹس میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان)

13- انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب میں ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰ کو قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے پر "نشانِ سپاس"

14- ۱۱ رمضان المبارک ۱۹۹۳ کو میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کی طرف سے عمرے کا ٹکٹ

15- نومبر ۲۰۰۵ میں بزمِ نعت وار برٹن کی طرف سے "حفیظ تائب نعت ایوارڈ"

16- ۱۹۹۱ میں اُردو قاعدہ برائے جماعت اول کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان کی طرف سے نقد انعام کے ساتھ خصوصی ایوارڈ

17- جی سی یونیورسٹی لاہور کے شعبۂ اُردو کے نصیر احمد نے "راجا رشید محمود کی ادبی خدمات" کے موضوع پر ایم فل کا مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی۔
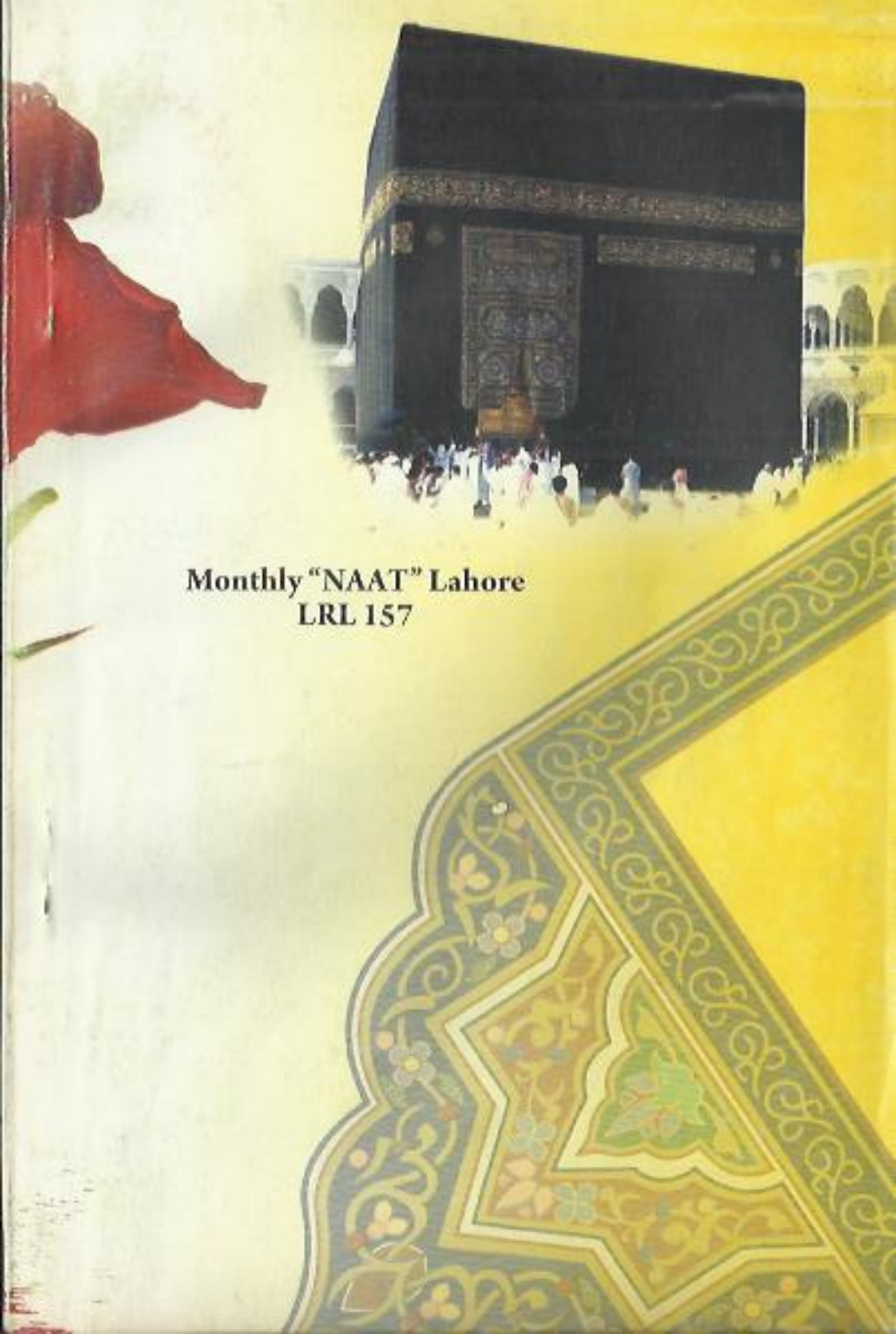
Monthly "NAAT" Lahore
LRL 157